Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

روزنامہ

فی پرچہ ۲

المصلح

منگل

۱۴ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۵ ظہور ۱۳۳۲ھ ۲۵ اگست ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۲۲

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

کراچی ۲۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو تا حال نزلے کی سخت شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ انشاء اللہ ۸ ستمبر کو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھلے گا۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام طالبات اور اساتذہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ نیز ۸ ستمبر سے ہی فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر میں داخلہ شروع ہوگا۔ جو ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ پراسپکٹس پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کو لکھ کر منگوائے جاسکتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں تعلیم دلوائیں۔ تاکہ دنیوی اعلیٰ تعلیم کے علاوہ اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرسکیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت)

غور و فکر کی عادت اور بلند پروازی کی مدد سے اپنے اندر ایسی ہمہ گیر صلاحیتیں پیدا کرو کہ تم میں سے ہر شخص بڑی سے بڑی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو جائے

قومیں اسی صورت میں خطرات سے محفوظ رہ سکتی ہیں کہ ان کے ایک ایک فرد میں لیڈر بننے کی پوری صلاحیت موجود ہو

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے اراکین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(اسٹاف رپورٹر)

کراچی ۲۴ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل صبح مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو اپنے اندر غور و فکر اور بلند پروازی کی عادت ڈالنے اور قیادت کی ہمہ گیر صلاحیتوں سے بہرہ مند ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا غور و فکر کی عادت اور بلند پروازی کی مدد سے اپنے اندر ایسی صلاحیتیں پیدا کرو کہ تم میں سے ہر شخص بڑی سے بڑی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب کامل سکوت کے عالم میں قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا جس میں حضور نے نوجوانوں کی ذہنی تربیت اور ان میں قیادت کی صلاحیتیں پیدا کرنے کے طریقوں پر تفصیل کے روشنی ڈالی اور مثالیں دے دیکر واضح کیا کہ جب تک کسی قوم کے نوجوانوں میں لیڈرشپ کی اہلیت عام نہ ہو اس وقت تک وہ قوم اپنے آپ کو محفوظ خیال نہیں کر سکتی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا یہ غیر معمولی اجلاس احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے دیگر احباب یعنے انصار اور اطفال کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ انصار خدام اور اطفال ایک خاص نظام کے ماتحت علیحدہ علیحدہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نشستوں کی پہلی دو قطاریں صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساٹھ سال سے زائد عمر کے بزرگوں کے لئے مخصوص تھیں۔ صحابہ کرام، بزرگان سلسلہ، انصار، خدام اور اطفال کا یہ ملا جلا اجتماع جس میں سب حسب مراتب مناسب جگہوں پر بیٹھے اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات سن رہے تھے آنکھوں کے سامنے ایک پُر کیف منظر پیش کر رہا تھا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مرزا محمد لطیف صاحب چغتائی نے کی۔ اس کے بعد ایک نو عمر طالب علم نسیم احمد نے حضور کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ خدام نے حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ عہد سے فارغ ہونے کے بعد مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے مجلس کی کارگزاریوں کے متعلق مختصر اور جامع رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد حضور نے نزلے کی شکایت اور پاؤں کے انگوٹھے میں تکلیف کے باعث کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی نوجوانوں سے خطاب فرمایا۔ حضور کے ارشادات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

کارگزاری کی رپورٹ

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے مجلس کی کارگزاری کے متعلق قائد صاحب کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے اراکین مجلس سے فرمایا کام کا اندازہ آپ لوگ زیادہ لگا سکتے ہیں کہ جنہوں نے خود اس کی سرانجام دہی میں حصہ لیا ہے۔ اگر رپورٹ مبالغہ سے خالی ہے اور پوری احتیاط سے لکھی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس میں سے بہت کم مجالس ایسی مکمل رپورٹ پیش کر سکی ہیں۔ چونکہ پاکستان میں یہ مقام بہت اہمیت رکھتا ہے اور ویسے بھی دار الحکومت ہونے کی وجہ سے غیر ممالک کی اس پر نظریں رہتی ہیں۔ اس لئے یہاں کی مجلس کا اچھا کام ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے۔ اگر یہاں کے خدام اس ذمہ داری کو سمجھتے ہیں کہ ہم نے صرف مجلس ہی قائم نہیں کرنی بلکہ کام کرنا ہے تو یقیناً اس سے جماعت میں بہت بیداری پیدا ہو سکتی ہے۔

نوجوانوں کی ذمہ داری

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زندگی کے ساتھ ساتھ موت کا سلسلہ بھی قائم کیا ہوا ہے۔ لوگ پیدا ہوتے ہیں ایک عرصہ تک زندگی گزارنے کے بعد مر جاتے ہیں۔ موت سے جو ایک خلا پیدا ہوتا ہے۔ اسے پورا کرنا نوجوانوں کا کام ہے۔ اگر نوجوانوں کی حالت پہلے لوگوں کی سی نہ ہو یا ان سے بہتر ہو تو قوم تنزل سے محفوظ رہتے ہوئے ترقی کے راستے پر بدستور گامزن رہتی ہے۔ لیکن اگر نوجوان ہی قومی کردار کے اعلیٰ معیار پر پورے نہ اترتے ہوں تو پھر قوم کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ سو قوم کی آئندہ ترقی کا دار و مدار نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ جس فوج کا ہر سپاہی سمجھے کہ شاید آگے چل کر میں ہی کمانڈر انچیف بن جاؤں۔ تو وہ یقیناً اس احساس کے تحت اپنے عمل و کردار کو ایسے طریق پر ڈھالے گا جو اسے اس عہدے کا اہل بنا دے۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس فوج کے تمام سپاہیوں میں کمانڈر انچیف بننے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی لیکن اگر فوج کا ہر سپاہی یہ سمجھ بیٹھے کہ میں تو کمانڈر انچیف نہیں بن سکتا تو وہ فوج گرتے گرتے اس حالت کو پہنچ جائے گی کہ اس میں ڈھونڈے بھی کوئی شخص ایسا نہ ملے گا کہ جو اس عہدے کی ذمہ داری سنبھال سکے۔ پس جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے ہر فرد میں یہ احساس پیدا ہو کہ بڑے سے بڑا کوئی عہدہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کی ذمہ داریوں کو میں کما حقہ ادا کر سکوں۔ جب تک ہر فرد اس احساس کے ماتحت آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس وقت تک قومی اعتبار سے وہ صلاحیت پیدا نہیں ہو سکتی جس کا پیدا ہونا تحفظ و بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے۔ پس تم میں سے ہر شخص کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ وقت پڑنے پر وہ بڑے سے بڑا عہدہ سنبھالنے کا اہل ثابت ہو سکے۔

کامل علم اور کامل عمل

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اس کوشش اور جد و جہد میں کامیاب ہونے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ علم کامل اور عمل کامل۔ علم کامل اس بات کا مقتضی ہے کہ وہ اس جماعت یا مذہب یا سیاست کا بغور مطالعہ کرتا رہے جس سے وہ منسلک ہے۔ اسی طرح عمل کامل کے لئے ضروری ہے کہ نظم و ضبط اور جماعتی پابندی کو لازم پکڑا جائے۔ دوسرے اپنے اندر خیال آرائی اور بلند پروازی پیدا کی جائے۔ کیونکہ جب تک انسان اس صفت سے متصف نہ ہو۔ اس وقت تک آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہو سکتی

ترقی کا سلسلہ لامتناہی ہے

قومی اعتبار سے ترقی کا کوئی مقام ایسا نہیں ہوتا جسے انتہائی منزل سے تعبیر کیا جا سکے۔ دنیا میں کوئی قوم بھی ایسی نہیں گزری کہ جو یہ دعوےٰ کر سکی ہو کہ وہ ترقی کے اس مقام تک پہنچ گئی ہے کہ جس سے آگے ترقی کرنا ممکن نہیں ہے۔ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی یہ شان بیان فرمائی ہے کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ کہ وہ ہر روز ایک نئی حالت میں ہوتا ہے۔ شان اس چیز کو کہیں گے جو غیر متوقع اور غیر معمولی ہو۔ تو کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ کا مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی صفات ایسی ہیں کہ ان کے مطابق وہ ہر روز دنیا میں تبدیلیاں پیدا کرتا رہتا ہے وہ تبدیلیاں غیر معمولی ہوتی ہیں۔ اور پہلے سے بڑھکر ہوتی ہیں پس انسان بھی جسے اس نے دنیا میں امور کی سرانجام دہی کا ذریعہ بنایا ہے اپنے کمال کے لئے ایک واسطہ بنایا ہے۔ جہد مسلسل کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کوئی مقام ایسا نہیں آسکتا۔ جس کے بعد وہ اپنے آپ کو جد و جہد اور عمل و کوشش سے بے نیاز سمجھنے لگے۔ اس امر کے لئے کہ اس کی جد و جہد اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پر منتج ہو ضروری ہے کہ وہ خیال آرائی اور بلند پروازی سے کام لے۔ جب بھی وہ بلند پروازی اور خیال آرائی سے کام لینا چھوڑ دیگا۔ اس کی کوششیں بے نتیجہ ہو کر رہ جائیں گی۔

بلند پروازی کی تعریف

غلام قوم میں سب سے بڑی برائی یہی ہوتی ہے کہ وہ غور و فکر کی عادت کھو بیٹھتی ہے۔ اس کے افراد صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک حال میں ہی محو رہتے ہیں۔ اور مستقبل کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتے۔ اور اگر کبھی اس طرف متوجہ ہوتے بھی ہیں۔ تو بے حقیقت اور خیالی باتوں سے آگے نہیں چلتے۔ کوئی پروگرام اور کوئی سکیم ان کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ محض ایک خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ جسے عملی جامہ پہننا کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ حالانکہ سکیم اس کو کہتے ہیں کہ فلاں چیز ملنی ممکن ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے فلاں فلاں ذرائع کی ضرورت ہے۔ اور وہ ذرائع فلاں فلاں نوعیت کی کوشش کے بغیر مہیا نہیں ہو سکتے۔ تو گویا ذرائع معلوم کرنے کے بعد یہ سوچنا کہ ان ذرائع کو کیونکر فراہم کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں بلند پروازی کہلاتی ہے

اسی امر کو مزید واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ بلند پرواز اس کو کہتے ہیں۔ کہ انسان اپنی موجودہ حالت سے اوپر ایک مقصد معین کرے۔ پھر یہ سوچے کہ یہ مقصد کن ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ذرائع اپنی معین صورت میں سامنے آجائیں۔ تو پھر اس امر پر غور کرے۔ کہ کن طریقوں سے یہ ذرائع فراہم ہو سکتے ہیں جب کوئی شخص بہتر طریقے معلوم کر کے مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ تو ذرائع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے جس کے لئے یہ سب کوشش ہو رہی تھی۔ اگر ایسا ظہور میں نہیں آتا تو وہ

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

بلند پروازی نہیں، خام خیالی یا واہمہ ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ خوابوں کی دنیا میں الجھا رہتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے نوجوانوں کو غور و فکر اور بلند پروازی کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

غور و فکر کی عادت سے کام لینے کا طریق

اس مرحلہ پر حضور نے مثالیں دے دے کر واضح کیا۔ کہ غور و فکر سے کیونکر کام لیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔ مثلاً آپ المصلح میں امریکہ یا ہالینڈ کے مشن کی رپورٹ پڑھتے ہیں۔ آپ کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ کہ آپ اسے پڑھ کر وہاں کے حالات سے باخبر ہو جائیں۔ بلکہ رپورٹ میں نومسلموں کی تعداد پڑھتے ہی آپ کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس ملک میں بیعت کی رفتار کیا ہے۔ وہاں کب سے مشن قائم ہے۔ اور اس عرصہ میں کتنے آدمیوں نے بیعت کی۔ بیعت کی رفتار نکالنے کے بعد آپ اندازہ لگائیں۔ کہ اس حساب سے وہ ملک کتنے عرصہ میں جا کر مسلمان ہوگا۔ اور اسی طرح ہم کتنے عرصہ میں توقع کر سکتے ہیں۔ کہ ساری دنیا اسلام کو قبول کر لیگی۔ اگر بیعت کی رفتار کے مطابق آپ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ کہ اس ملک کے مسلمان ہونے میں سینکڑوں کیا ہزار سال لگ جائیں گے، جیسا کہ بظاہر حالات نظر بھی آ رہا ہے۔ تو پھر آپ کو سوچنا چاہیئے۔ کہ تبلیغی مساعی کو کیونکر مثمر ثمرات بنایا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ کہہ کر آپ اپنے دل کو تسلی نہیں دے سکتے۔ کہ کوشش کرنا ہمارا کام ہے۔ نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ تو اس میں ہمارا کیا دخل ہے؟ اس میں شک نہیں۔ نتیجہ پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن خدا ظالم نہیں۔ کہ وہ کسی کی کوششوں کو رائیگاں جانے دے۔ سوال پیدا ہوگا خدا نے ابراہیم علیہ السلام کی کوششوں کو کیوں بے نتیجہ نہ رہنے دیا؟ اس نے نوح علیہ السلام کی کوششوں کو کیوں بے نتیجہ نہ رہنے دیا؟ اس نے موسیٰ علیہ السلام کی کوششوں کو کیوں بے نتیجہ نہ رہنے دیا؟ اس نے بدھ کی کوششوں کو کیوں بے نتیجہ نہ رہنے دیا؟ اس نے رامچندر کی کوششوں کو کیوں بے نتیجہ نہ رہنے دیا؟ صاف بات ہے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو اس طرح ادا کیا کہ جو ادا کرنے کا حق تھا۔ پس ایسی صورت میں آپ کو اپنی کوششوں کو تیز کرنا چاہیئے نہ یہ کہ آپ دل کو تسلی دے کر بیٹھے رہیں۔ یہ کہنا کہ ہم اس لئے ناکام رہ گئے۔ کہ نتیجہ خدا کے ہاتھ میں تھا، بالکل غلط ہے۔ ایسا کہنے والا اشتراکی ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے۔ کہ نتیجہ خدا کے ہی ہاتھ میں ہوتا ہے۔ لیکن خدا بھی کسی وجہ سے نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ ہمارا خدا بھی آئینی خدا ہے۔ وہ ڈکٹیٹر نہیں۔ وہ ہر چیز حکمت کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ ہم دیں نہ دیں ہماری مرضی وہ کہتا ہے کہ اگر تم استحقاق پیدا کر لو۔ تو ہم انعام ضرور دیں گے اور اگر نہ دیں تو ہم ظالم۔ یعنی اگر ہمارا ہی دی ہوئی طاقتوں سے انعام

طریق پر کام لو۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم انعام نہ دیں نتیجہ بے شک خدا کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اس نے نتیجے کو ہمارے تابع کرنے کے لئے کچھ قانون بنا دیئے ہیں۔ خود فیصلہ کرنا بندے کے اختیار میں نہیں لیکن خدا کے ہاتھ کو پکڑ کر فیصلہ کروانا بندے کے ہاتھ میں ہے۔

ایک اور مثال

غور و فکر کی عادت سے کام لینے کے طریق واضح کرتے ہوئے حضور نے ایک اور مثال دی فرمایا اگر تم یہ سوچو کہ دنیا ہماری مخالفت کرتی ہے۔ تو ساتھ ہی تمہیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ دنیا مخالفت کیوں کرتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ سچی تحریکوں کی مخالفت ہوتی ہی آئی ہے۔ یہ ہے صحیح لیکن ساتھ ہی تمہیں یہ سوچنا پڑے گا۔ کہ کیا یہ مخالفتیں ہمیشہ ہمیش جاری رہتی ہیں؟ کیا پہلوں نے ان مخالفتوں کو دبانے اور ختم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں نکالا تھا؟ کیا آدم ؑ، نوح ؑ، ابراہیم ؑ اور موسےٰ ؑ و عیسےٰ ؑ نے ان مخالفتوں سے ہار مان لی تھی؟ اگر انہوں نے ہار نہیں مانی تھی۔ تو ہم کیوں ہار مانیں؟ اور کیوں نہ ایسا رستہ نکالیں کہ جس سے یہ مخالفتیں آپ ہی ختم ہو جائیں۔ اگر تم سوچتے تو تمہارے سامنے خود راستے کھل جاتے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ غور و فکر کی عادت ڈالے۔ اور محض دوسروں کے غور و فکر پر تکیہ نہ کرے۔

حواس کی بیداری

غور و فکر کی عادت پیدا کرنے کے طریقوں پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بچپن ہی سے تربیت کرنے اور بالخصوص حواس کو بیدار رکھنے کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ اور اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زریں ہدایات نیز آئمہ کرام اور شاہانِ اسلام کے سبق آموز واقعات پیش کرنے کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ اگر حواس بیدار ہوں۔ تو انسان بہت سے خطرات سے بچ کر اپنے لئے ترقی کے راستے پیدا کر سکتا ہے۔

اس ضمن میں حضور نے سوچنے کی عادت ڈالنے کی طرف پھر توجہ دلائی اور فرمایا۔ باوقار طریق پر سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو۔ تاکہ تم میں ایسی روح اور جذبہ پیدا ہو جائے۔ کہ تم وقت آنے پر بڑی سے بڑی ذمہ داری اٹھا سکو۔ کام کرنے کا جذبہ قوم کو ابھار دیتا ہے۔ پھر کسی کے مرنے یا فوت ہونے سے حوصلے پست نہیں ہوتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ رضی میں غور و فکر کی عادت پیدا کر کے ان میں جذبہ عمل بھر دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں کسی کے مرنے یا فوت ہونے سے کبھی خلا پیدا نہیں ہوا۔ ہر موقع پر کوئی نہ کوئی لیڈر آگے آتا رہا۔ اور مسلمان اس کی قیادت میں منزل بہ منزل کامیابی و کامرانی کی طرف بڑھتے رہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا۔ تو فوراً حضرت ابوبکر رضی نے آگے آ کر خلا کو پورا کر دیا۔ اور قوم میں پست ہمتی قطعاً پیدا نہ ہونے دی۔ آپ نے اس موقعہ پر صحابہ رضی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر کوئی شخص محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو خدا سمجھتا تھا۔ تو وہ سن لے کہ اس کا خدا فوت ہو گیا۔ لیکن جو اس حي و قیوم ہستی کو خدا مانتا ہے۔ کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث کیا تھا۔ تو اس کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ زندہ ہے۔ اور اس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ پس کام فکر اور سمجھ کے مطابق کرنے چاہئیں۔ اگر ایسا کرنے لگ جاؤ گے۔ تو تم میں سے ہر شخص کمان کے قابل ہو جائیگا۔ یہی چیز قوم کو خطرات سے بچانے والی ہوتی ہے۔ کہ اس کے ہر فرد کے اندر لیڈر شپ کی صلاحیت موجود ہو۔ جب یہ صلاحیت قوم میں عام ہو جائے۔ تو پھر لیڈر ڈھونڈنے یا مقرر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ایسی حالت میں وقت پڑنے پر لیڈر شپ خود بخود ابھر کر آگے آ جاتی ہے۔ اور قوم پر ہراساں یا پریشان ہونے کا کبھی موقع نہیں آتا۔ اس میں شک نہیں۔ قوموں پر مصائب آ سکتے ہیں۔ انہیں قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔ انہیں گھروں سے بھی نکالا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر سوچنے کی عادت ہو۔ تو ان سے بچنے کی راہیں بھی نکل سکتی ہیں۔

جلسے کا اختتام

خطاب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے تمام خدام سے ان کا عہد پھر دوہروایا۔ بعدہٗ لمبی دعا کرائی اور اس طرح یہ مبارک اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے اراکین سے خطاب فرمانے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے دفتر میں مجلس عاملہ کے ممبران سے بھی قریباً ایک گھنٹے تک علیحدہ خطاب فرمایا۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی کے لئے درخواست دُعا

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رض ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی خاص افاقہ نہیں ہو رہا بلکہ روز بروز تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کے لئے بدستور دعائیں جاری رکھیں ؛

(بقیہ صفحہ ۳)

ہم جہاں اس خاص واقعہ کے متعلق ارباب حکومت سے کہیں گے کہ وہ ان مجرموں کو عبرتناک سزا دے وہاں یہ بھی عرض کریں گے۔ کہ وہ قومی رضا کاروں میں شامل کرتے وقت ایسے لوگوں کے متعلق اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیا کریں۔ اور ان کے سابقہ اخلاقی۔ سماجی بلکہ سیاسی کردار کو بھی اچھی طرح دیکھ لیا کریں۔ ہمارے ملک میں یقیناً ایسے لوگ ابھی تک موجود ہیں۔ جو اخلاق کے صحیح معیار پر پورے نہیں اترتے۔ اور جو مختلف حیلوں سے نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی طور پر عوام کے سکون اور ملک کے امن کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور یقیناً کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنی سابقہ روایات کے ماتحت پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کو خطرے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر حکومت خود ہی مسلح کر دے۔ اور انہیں فوجی ٹریننگ دے دے۔ تو یقیناً یہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہوگا ؛

ہمیں قومی رضا کاروں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت نہیں۔ ان میں اخلاص۔ حب وطن اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگ اگر تھوڑے بھی ہوں تو وہ یقیناً بہتوں پر غالب آ سکتے ہیں۔ اور ملک کی ضرورتوں کو پورا کر سکتے ہیں ؛

چندہ اجتماع جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ معتمد

نفع مند کام

جو دوست نفع مند کام پر روپیہ لگانا چاہتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں (فرزند علی ناظر بیت المال)

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۵ر ظہور ۱۳۳۲ھ

تین مسلمان بادشاہ

آج کل تین مسلمان بادشاہ منظر عام پر آچکے ہیں۔ پہلا مصر کا بادشاہ جس کو جنرل نجیب نے فوجی حملہ سے تخت وتاج سے محروم کردیا۔ اور اب وہ اٹلی میں زندگی کے دن گذار رہا ہے۔ اس کی داستان اب کسی قدر پرانی ہوچکی ہے۔ دوسرا شاہ ایران ہے جس کی ایران کے سابقہ وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے نہ بن سکی ڈاکٹر مصدق بھی شاید مصر کی طرح ایران میں بادشاہت کا بالکل خاتمہ کردینا چاہتا تھا۔ مگر موجودہ صورت حال یہ ہے کہ شاہ ایران جو چند دن ہوئے ایران سے بغداد بھاگ گیا تھا آج پھر نہایت شہنشاہی شان وشوکت کے ساتھ تہران میں داخل ہوا ہے۔ اور مصدق جس نے اس کے اختیارات سے تنگ کرنے کی مہم دیر سے جاری کر رکھی تھی۔ اور جس کا نتیجہ شاید جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے معزولی کی صورت میں نکلتا آج زیر حراست ہے اور بادشاہ کے حامی فوجی جرنیل ملک کے سفید وسیاہ کے مالک نظر آتے ہیں۔

تیسرا مسلمان بادشاہ جو اس وقت منظر عام پر آیا ہے۔ وہ مراکش کا بادشاہ ہے جس کو فرانسیسی حکومت نے تخت سے اتار کر ایک دوسرے شخص کو اس کی جگہ مراکش کا بادشاہ بنادیا ہے۔

ان تینوں مسلمان بادشاہوں کی اپنے ملک کے تعلق کے لحاظ سے ایک دوسرے سے پوزیشن بالکل الگ الگ ہے۔ جہاں تک شاہ مصر اور شاہ ایران کا معاملہ ہے۔ یہ دونوں ملک اصولاً آزاد ہیں۔ اور جو کچھ ان کے ساتھ سلوک ہوا ہے۔ وہ ان کے اپنے ملک کے لوگوں کے ایک فریق نے ہی کیا ہے مگر ان دونوں میں بھی یہ فرق ہے کہ جہاں شاہ مصر کو فوج نے تخت وتاج سے محروم کیا ہے۔ وہاں شاہ ایران کو فوج نے پھر تاج وتخت پر بحال کیا ہے۔ اس طرح شاہ مصر تو شاید ہمیشہ کے لئے ختم ہوچکا ہے۔ مصر میں ری پبلک بن چکی ہے اور اب کوئی بہت بڑا انقلاب ہی اس میں تبدیلی کرسکتا ہے۔ مگر شاہ ایران اور ایران کے لوگوں کا جھگڑا ختم نہیں ہوا۔ جو اسکو بالکل معزول کردینا چاہتے ہیں۔ بے شک بادشاہ کا بعض زبردست فوجی افسروں کے ساتھ رسوخ ہے۔ جو اسے ایران کے تخت پر متمکن دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور جو اس کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ مگر زمانے کی رفتار شاید ہی اس کا ساتھ دے جب کبھی جمہوریت کا زور ہوا۔ اور بادشاہ سیاست میں اسی طرح دخل اندازی کرتا رہا۔ جس کو روکنے کے لئے مصدق اس کے خلاف تھا۔ تو بہت ممکن ہے کہ اسے بھی کبھی معزول ہونا پڑے۔ کیونکہ کسی ملک میں صرف اسی شخص کا فوجی راج وہ بھی کچھ عرصہ تک قائم رہ سکتا ہے جو خود مرد میدان ہو۔ اور جس نے اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے اپنے لئے بلندی کا راستہ نکالا ہو۔

موجودہ شاہ ایران کا والد رضا شاہ واقعی ایسا انسان تھا۔ اور جب تک ایک بیرونی طاقت یعنی انگریزوں نے اس کو بالجبر حکمرانی سے محروم نہیں کیا۔ اس وقت تک جہاں تک ایران کے لوگوں کا تعلق ہے رضا شاہ واقعی ایک کامیاب آمر تھا۔ اور اس کا اتنا اثر ورسوخ قائم ہوچکا تھا۔ کہ انگریزوں کو بھی اسکو گرفتار کرنے کے بعد اس کے بیٹے کو ہی تخت پر بٹھانا پڑا۔ مصطفیٰ کمال، سٹالین وغیرہ ایسی شخصیتیں تھیں۔ جنہوں نے محض اپنی زبردست شخصیت کی وجہ سے حکمرانی کا مقام حاصل کیا۔ اور جب تک وہ زندہ رہے کسی کو انہیں چھیڑنے کی جرأت نہ ہوئی۔

موجودہ شاہ ایران میں سوائے اس کے کہ وہ رضا شاہ کا بیٹا ہے کوئی ایسا وصف نظر نہیں آتا۔ کہ جن کے بل پر وہ سوائے چند جرنیلوں کی مدد کے جو اس کے والد کے وفادار خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جو اس وقت خوش قسمتی سے فوج پر قابض ہیں تمام قوم پر اپنا اثر دیر تک قائم رکھ سکے۔ اور دیر تک ایران کا شہنشاہ بنا رہے۔ البتہ ایک صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ اسی قسم کا بادشاہ بن جائے جس قسم کا بادشاہ انگلستان کا بادشاہ ہوتا ہے۔ یعنے عملاً ملکی معاملات سے قطع تعلق کرکے صرف نام کا شہنشاہ بنا رہے۔ مگر نہ تو ایرانی لوگوں کی ذہنیت ابھی انگریزوں کی سی ذہنیت بن سکی ہے۔ اور نہ بادشاہ ہی ایسی پوزیشن پر تنزل کرنے کے لئے تیار معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ خود مصدق کے عہد میں ہی یہ فیصلہ ہوسکتا تھا۔ اور جو واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں وہ نہ ہونے پاتے۔

بہر حال جو کچھ ایران میں ہوا ہے وہ اس سے جو کچھ مصر میں ہوا ہے بظاہر بالکل متضاد ہے۔ اور اگرچہ شاہ مصر کا مصر کے تخت پر واپس آنا ناممکن نظر آتا ہے۔ مگر شاہ ایران کا ایران کے تخت پر متمکن رہنا بھی یقینی نہیں۔

شاہ ایران اور شاہ مصر میں جیسا کہ ہم نے کہا ہے سوائے اپنے باپ کے بیٹا ہونے کے کسی ملک کا فعال حکمران ہونے کے لئے کوئی خاص وصف جیسا کہ چاہیئے موجود نہیں ہے۔ وہ صرف بادشاہ ہیں خالص بادشاہ اور بس۔ وہ قوم کی دولت اور قوم کو جس طرح چاہیں استعمال کرسکتے ہیں کوئی ان کی بازپرس نہیں کرسکتا۔ وہ باوجود سیاست میں اہلیت نہ رکھنے کے سیاست میں حصہ لیتے ہیں۔ اور یہی چیز ہے جو ان کے خلاف جاتی ہے۔ شاید عوام ان کی فضول خرچیوں کی پرواہ نہ کریں۔ اگر وہ سیاست میں محض ذاتی اغراض کے لئے دخل اندازی نہ کریں۔ اور وہی موقف اختیار کریں جو ملکہ انگلستان کا ہے۔ عوام شاید روپیہ کا یہ نقصان خوشی سے برداشت کرلیں۔ مگر جیسا کہ شاہ مصر کی صورت میں ہوا اور شاہ ایران کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے۔ عوام کاروبار حکومت میں ان کی دخل اندازی برداشت نہیں کرسکتے۔ خاصکر جبکہ بظاہر وہ اسکے اہل بھی نہ ہوں۔

شاہ مراکش کی معزولی بیرونی ملک فرانس نے کی ہے۔ جس کا دراصل اس ملک پر حکم چلتا ہے۔ چونکہ شاہ مراکش فرانس کی مرضی کے خلاف اپنے ملک کی آزادی کا حامی تھا اس لئے فرانس اسکو برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ اس نے اسکو ہٹا کر ایک ایسا بادشاہ بنالیا ہے۔ جو اس کے زیر احسان ہو۔ اور اس کے اشاروں پر چلے۔ اس لئے جہاں تک معزول بادشاہ کے کردار کا تعلق ہے۔ وہ واقعی نہایت قابل تعریف ہے۔ اس نے بادشاہت کے لئے ملک کی آزادی کے جذبہ کو قربان نہیں کیا۔ اگر وہ چاہتا تو فرانس سے اس قسم کا سمجھوتہ کرلیتا۔ جس قسم کا نئے بادشاہ نے کھو کھلے تخت وتاج کے لالچ میں کیا ہے۔ ایسے بادشاہ کی حیثیت جہاں تک حکمرانی کا تعلق ہے شاہ انگلستان سے بھی کم ہے۔ مگر ساتھ ہی اسے ملک کے لوگوں کی محبت سے محرومی بھی حاصل ہے۔ وہ محض ایک کھلونا ہے۔ اس لحاظ سے معزول بادشاہ واقعی ایسا انسان تھا۔ جو محض اپنی شخصیت کی وجہ سے حکمرانی کے قابل تھا۔ اور جو صرف اپنے وطن کی بہبودی کی خاطر حکمرانی کرنا چاہتا تھا۔

الغرض ان تینوں مسلمان بادشاہوں میں سے صرف مراکش کا معزول بادشاہ ہی ایسا ہے۔ جس کی معزولی مسلمانوں کے لئے واقعی صدمہ کا باعث ہے۔ دونوں مصر کے معزول اور ایران کے منصوب بادشاہوں کو یہ فخر حاصل نہیں ہے۔ اس لئے تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے۔ کہ معزول بادشاہ کی مدد کریں۔ اور دیوانی میں زور ڈالکر اسکو بحال کرائیں۔

احتیاط کی ضرورت

روزنامہ "جنگ" کی آج کی اشاعت میں لاہور کی ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ سی۔ آئی۔ اے پولیس نے قصور میں چھاپہ مار کر قومی رضاکاروں کے ایک استاد اور اسکے ۸ دوسرے ساتھیوں کو مسلح ڈکیتی۔ سرقہ بالجبر اور نقب زنی کے الزامات میں گرفتار کرلیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان لوگوں نے مختلف علاقوں میں بکثرت ایسی وارداتیں کی ہیں اور اب تک پولیس ان سے متعدد پستول۔ بندوقیں، تلواریں اور چوری کا مال برآمد کرچکی ہے۔ یہ لوگ رات کے وقت چھتوں پر چڑھ کر خواتین کو پستول دکھا کر ان سے طلائی زیورات نقدی وغیرہ لے کر چلتے بنتے اور بعض اوقات پستول کے اشارے پر اغوا کرکے بھی لے جاتے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان میں بعض ملزمان سابقہ سزا یافتہ بھی ہیں۔

یہ خبر انتہائی شرمناک اور افسوسناک ہے۔ ان جرائم کے مرتکبین کوئی عام ڈاکو نہیں ہیں "قومی رضاکار" ہیں۔ جن کو حکومت نے ہتھیار چلانا سکھائے تھے۔ جن سے اہل وطن اور حکومت دونوں کو توقع تھی۔ کہ یہ قومی خدمت اور ملکی رفاہ کے فرائض ادا کریں گے۔ جن سے یہ امید تھی کہ یہ معاشرہ کی خرابیوں کو دور کریں گے جن کے متعلق یہ کہا جاتا تھا۔ کہ یہ وطن اور اہل وطن کی حفاظت اور نگہداشت کے لئے اپنی جان تک پیش کرنے کو تیار ہیں۔ افسوس کہ یہی لوگ ڈاکہ اغوا اور نقب زنی جیسے بدترین جرائم کا ارتکاب کرکے ملک اور اہل ملک کے بدترین دشمن ثابت ہوئے۔ ایسے لوگوں کو دوسرے مجرموں سے بڑھ کر سزا ملنی چاہیئے۔ کہ انہوں نے حکومتی انتظامات اور حکومتی ٹریننگ سے غلط فائدہ اٹھایا اور جو صلاحیتیں ان میں امن قائم رکھنے اور قومی خدمت کے لئے پیدا کی گئی تھیں انہی کا انہوں نے نہایت برا استعمال کیا۔

ہم اس امر پر سخت حیران ہیں کہ حکومت نے ایسے لوگوں کو "قومی رضاکاروں" میں شامل کیوں کیا۔ اور بالخصوص ایسے لوگوں کو جو سابقہ سزا یافتہ بھی بتائے جاتے ہیں۔ اور ان کا گزشتہ چال چلن صاف اور تسلی بخش نہیں تھا۔ کیا حکومت بغیر تحقیق اور تجسس کے ہر شخص کو ہتھیار چلانا سکھا کر بلکہ تھوڑے سے خرچ پر ہتھیار مہیا کرکے ملکی دفاع اور حفاظت کی بجائے امن عامہ کو خطرے میں ڈالنا چاہتی ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ...)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے عظیم الشان نمونے

(از مکرم عبدالکریم خاں صاحب کاٹھگڑھی ربوہ)

آج سے چار ہزار برس قبل دنیا میں ایک عظیم الشان واقعہ ظہور میں آیا۔ میری مراد اس عظیم الشان قربانی سے ہے۔ جو ابوالانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ سیدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ظہور پذیر ہوئی۔

مختصر واقعہ یوں ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں ان کی بیوی حضرت ہاجرہ رض کے بطن سے خداتعالےٰ کی بشارت کے ماتحت ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ ابھی بالکل بچہ ہی تھے۔ کہ آپ کی سوتیلی ماں سارہ رض نے کسی وجہ سے ناراض ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مطالبہ کیا۔ کہ ہاجرہ رض اور اس کے بیٹے کو گھر سے نکال دو۔ طبعی طور پر اس چیز سے حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے رنجیدہ خاطر ہوئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا۔ کہ "رنجیدہ مت ہو۔ اور اس بات کو برا نہ جان۔ بلکہ جیسے سارہ کہتی ہے۔ ویسے ہی کر۔ اسحاق بھی تیری اولاد ہے۔ مگر میں ہاجرہ رض کے فرزند اسماعیل سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا۔

(پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۲، ۱۳)

چنانچہ اس الہٰی حکم کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو عرب کی سرزمین میں وادی بکہ میں لائے۔ یہی وادی "بکہ" جو اب مکہ کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اس وقت یہ خطہ بالکل ہی غیر آباد اور بے آب وگیاہ تھا۔ بکہ کی صفا و مروہ کی گھاٹیوں کے پاس ان دو بے کس و بے بس اور بے سروسامان جانوں کو معمولی سا زاد، اور ایک مشکیزہ پانی کا دیکر وہاں انہیں چھوڑ کر اپنے وطن فلسطین کو واپس روانہ ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واپس جاتے ہوئے دیکھ کر حضرت ہاجرہ رض ان کے پیچھے پیچھے چل پڑیں۔ اور نہایت ہی درد اور رقت بھرے لہجے میں کہنے لگیں۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اور ہمیں اس طرح کیوں اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہیں؟" حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دل اس وقت بھرا ہوا تھا۔ خاموش رہے۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ جب دو تین بار حضرت ہاجرہ رض نے یہی سوال دہرایا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے کوئی جواب نہ پایا۔ تو آخر انہوں نے کہا۔ آپ کچھ تو بولیں۔ "کیا خداتعالےٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ "ہاں"۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بول سکے۔ اور خاموشی کے ساتھ آگے چلتے گئے۔ اس پر حاجرہ رض بولیں۔ "اگر یہ خداتعالےٰ کے حکم کے ماتحت ہے۔ تو پھر آپ بے شک جائیں۔ ہماری پرواہ نہ کریں۔ خداتعالیٰ ہمیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔" یہ کہہ کر حضرت حاجرہ رض واپس لوٹ آئیں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہاجرہ رض اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ کر تھوڑی دور گئے۔ تو پیچھے نظر دوڑائی۔ اور خداتعالےٰ کے حضور یہ دعا مانگی۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔ (سورہ ابراہیم ع ۶)

اے میرے رب میں نے اپنی نسل کے ایک حصے کو اس غیر آباد بنجر وادی میں تیرے عزت والے گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ اے ہمارے رب میں نے یہ کام اس لئے کیا ہے۔ کہ تا وہ تیری عبادت کو قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے۔ اور ان کو اچھے اچھے ثمرات کا رزق عطا کر تاکہ وہ تیرے شکر گذار رہیں۔

تاریخ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت ہاجرہ رض کا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ تو بہ تقاضائے بشریت ان کو اپنے لختِ جگر کے متعلق سخت فکر دامنگیر ہوا۔ اور وہ ادھر اُدھر پانی کی تلاش میں پھریں۔ مگر پانی کا ایک قطرہ تک بھی نہ مل سکا۔ اور بچہ کی حالت پیاس سے ابتر ہو رہی تھی۔ آخر اسماعیل کی حالت زار جب نہ دیکھی گئی۔ تو وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ تاکہ اپنے معصوم جگر گوشہ کی پیاس کی موت کو نہ دیکھیں۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے روئیں۔ اور پھر ایک دفعہ پانی کی تلاش میں ادھر اُدھر دوڑ دھوپ کرنے لگیں۔ اور اردگرد کے علاقہ پر اچھی طرح نظر دوڑانے کے لئے صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ وہاں سے بھی جب کوئی امید افزا جگہ نظر نہ آئی۔ تو بھاگتی ہوئی مروہ پر آئیں۔ وہاں سے پھر دوڑتی ہوئی صفا کی طرف گئیں۔ اور اس طرح انہوں نے نہایت بے چینی اور بے قراری میں ان پہاڑیوں پر سات چکر کاٹے۔ اور ساتھ ساتھ زار زار روتی بھی جاتی تھیں۔ اور خداتعالیٰ سے دعا بھی کرتی جاتی تھیں۔ مگر نہ تو کوئی پانی کا پتہ لگتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی انسان نظر آتا تھا۔ آخر جب حضرت ہاجرہ رض کا کرب انتہا کو پہنچ گیا۔ تو ساتویں چکر کے بعد آپ کو ایک غیبی آواز سنائی دی۔ کہ "اے ہاجرہ اللہ تعالےٰ نے تیری اور تیرے بچے کی فریاد سن لی۔" یہ آواز سنکر وہ واپس آئیں۔ تو جس جگہ بچہ شدتِ پیاس سے نڈھال ہو رہا تھا۔ وہاں ایک خدائی فرشتہ کو کھڑا پایا۔ جو بچے پاؤں کی ایڑی اس طرح زور سے زمین پر مار رہا تھا۔ کہ گویا کوئی چیز کھود کر نکال رہا ہے۔ حضرت ہاجرہ رض آگے بڑھیں۔ تو انہوں نے وہاں ایک چشمہ پایا۔ جس میں سے پانی نرمی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ حاجرہ رض کی جو مارے غم کے دیوانہ ہو رہی تھیں۔ خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ فوراً بچے کو پانی پلایا۔ اور اس خوف سے کہ پانی ضائع نہ ہو جائے۔ اس کے اردگرد پتھروں کی منڈیر بنا دی۔ اور اسے ایک حوض کی صورت میں بنا دیا۔ حضرت ابن عباس رض روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے۔ کہ خداتعالےٰ ہاجرہ رض پر رحم کرے۔ اگر وہ اس پانی کو نہ روکتی۔ تو وہ ایک بہنے والا چشمہ ہو جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ کہ حج میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ہاجرہ رض ہی کی مقدس یادگار ہے۔ (بخاری کتاب بدء الخلق)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبردست قربانی

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ہاجرہ رض اور اسماعیل علیہ السلام کو وادیٔ مکہ میں آباد کرنے کے بعد گاہے گاہے ان کی خبرگیری کے لئے آیا کرتے تھے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی بارہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عجیب رویا دیکھی۔ کہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک میں انسانی قربانی کے دستور کے مطابق اپنی اس رویا کو ظاہری رنگ میں پورا کرنا چاہا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا۔ ابا جان۔ آپ بے شک وہ کریں۔ جس کا خداتعالےٰ نے آپ کو حکم دیا ہے۔ میں خداتعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل کو باہر لے گئے۔ اور زمین پر لٹا کر ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور وفادار بیٹے نے بھی کمال خوشی اور مسرت سے اپنی گردن اپنے باپ کے آگے رکھ دی۔ قریب تھا۔ کہ حضرت ابراہیم چھری چلا دیتے۔ مگر اس وقت خدائی فرشتہ نے آواز دی۔ اے ابراہیم! تو نے اپنی طرف سے اپنی خواب کو پورا کر دیا۔ اب اسمٰعیل کو چھوڑ اور اس کی جگہ ایک مینڈھے کو لے کر خداتعالےٰ کے راستہ میں قربان کر دے۔ کہ ظاہر میں یہی اس کی علامت ہے۔ چنانچہ پھر اسی وقت سے انسانی قربانی بند ہو گئی۔ اور جانوروں کی قربانی کی ابتدا ہوئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کو اللہ تعالےٰ نے نوازا اور فرمایا۔ وفدیناہ بذبح عظیم۔ کہ ہم نے اسمٰعیل کی ظاہری قربانی کے بدلے میں ایک عظیم الشان قربانی مقرر کر دی۔ اور اب حج کے موقعہ پر جانور قربان کرنے کا طریق بھی مسلمانوں میں اس مقدس یادگار کو تازہ رکھنے کے لئے ہے۔ کہ انہیں خداتعالےٰ کے راستہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

یہ قربانی ایک معمولی قربانی نہیں۔ بلکہ ایک زبردست اور عظیم الشان قربانی ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس حالت کا اندازہ لگائیں۔ کہ جب آپ اپنی بیوی اور اپنے بالکل شیرخوار معصوم جگر گوشے کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ یقیناً خداتعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں خواہشات جذبات اور احساسات کی یہ بے مثال قربانی ہے۔ پھر جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس غیر معمولی ایثار کا اظہار کیا۔ وہاں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی محض خداتعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل کی خاطر کمال درجہ اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ صرف اور صرف خداتعالیٰ کی رضا کے لئے ایسی تکالیف برداشت کیں۔ کہ جن کے تصور سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دل پسیج جاتے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ فرمانبردار میاں بیوی کے فرزند نے بھی اپنے باپ کے خواب پر کمال اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ فرمایا یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ (سورہ صٰفٰت) اور یہی وجہ ہے کہ خداتعالےٰ نے ان کے اپنے آپ کو برضا و رغبت پیش کر دینے اور اپنی گردن پیش کر دینے پر فرمایا۔ کہ بس اے ابراہیم۔ جا تیری قربانی ہو گئی۔ اب اس کی جگہ اور قربانی کر۔

ان تینوں وجودوں نے جس قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اور جس رنگ کا اخلاص پیش کیا۔ وہ ہمارے لئے یقیناً عدیم المثال اور عظیم الشان اسوۂ حسنہ ہے۔ کہ ہم بھی خداتعالےٰ کی رضا کی خاطر اس کے رستہ میں جذبات کی احساسات کی اور خواہشات کی۔ بیوی اور بچوں کی جان اور مال غرضیکہ ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اس لئے کہ عبودیت اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ انسان سب کچھ اپنے خالقِ حقیقی کے حضور پیش نہ کر دے۔

اس واقعہ عظیمہ میں ہمارے تینوں طبقوں کے لئے کامل نمونہ ہے (۱) بزرگوں اور بوڑھوں کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (۲) عورتوں کے لئے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور اطفال و خدام کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی میں سبق ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ان تینوں کے اس نمونہ کے موافق ہر موقعہ پر جب کہیں ضرورت پیش آئے۔ اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار رہیں۔ تاکہ ہم خداتعالےٰ کے کامل عبد بن جائیں۔ اور ہماری پیدائش کی جو حقیقی غرض ہے۔ اس کو ہم پورا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

ولادت

(۱) میرے بڑے بھائی راجہ بشیر احمد صاحب کو خداتعالےٰ نے مورخہ ۲۱ اگست کو بروز عید فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین و ملت بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار راجہ نذیر احمد ظفر

(۲) اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو اپنے فضل سے دوسرا بچہ مورخہ ۲۰ ہش ۵۳ حج کے دن عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نیک اور صالح اور خادم دین بنائے۔ اور ہمارے لئے قرۃ العین ہو۔ خاکسار بشیر احمد سیال کوٹی دفتر حفاظت مرکز

پہنچتے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا۔ تو فوراً

تحریک جدید اور بیرونی ملک کی جماعت ماریشش

احمدیہ جماعت ماریشش کے مجاہدین تحریک جدید کا چندہ بذریعہ مکرم حافظ بشیر الدین احمد صاحب انچارج مبلغ کے ذریعہ ارسال کر رہے ہیں چنانچہ سال ۱۷ وے کا چندہ تحریک جدید ۱۳۴۵۹۵ روپیہ ماریشش کرنسی میں سال ۱۸ وے کا ۲۹۶۰۵۰ توبذریعہ پوسٹل آرڈر وغیرہ مرکز میں آچکا ہے۔ اور سال ۱۹ وے ۹ کا وعدہ بھی ۸۵۳۵ روپیہ حافظ صاحب کو وہاں وصول ہو چکا ہے۔ اس میں سے ۷۵/۲۰۲ روپیہ کی رقم بذریعہ پوسٹل آرڈر داخل ہو چکی ہے۔ ماریشش کے احباب کارکنان اور معطی صاحبان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اُن کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ جماعت ماریشش ایک بہت پرانی جماعت ہے۔ تحریک جدید کے چندہ میں ابھی اہمیت گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس میں نمایاں ترقی ہو۔ کارکنان سے درخواست ہے۔ کہ اُن کے لئے یہ ایک نہایت نادر موقعہ ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کر کے اس کی رضا حاصل کر لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام .... اور مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بے شمار اور ان گنت احسان ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے جہاد کا اعلان فرما کر ان کے لئے رستہ کھول دیا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ:۔

”کاش ہم بدر یا اُحد یا احزاب کا موقعہ پاتے تو ہم اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتے مگر وہ اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے اب بھی کھلا ہے۔ آج بھی وہ اس طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ جس طرح صحابہ نے کیں۔ مگر ہم پیچھے کتنے ہیں۔ جو قربانی کی اس خواہش کے باوجود قربانیوں میں استقلال دکھلاتے اور بروقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی میں غفلت اور سستی سے کام نہیں لیتے“

پس ماریشس کے ہر ایک احمدی کو تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس جگہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت ماریشس کا سال ۱۸ وے کا وصول شدہ چندہ تحریک جدید بسم دار شائع کر دیا جائے۔ تا بیرونی ممالک کی جماعتیں عموماً اور ماریشس کی جماعتیں خصوصاً اس جہاد میں خوشی سے حصہ لیں۔ تا ان کا نام بھی ادب و احترام کے ساتھ تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے بیرونی ممالک کی جماعتیں یہ بھی نوٹ رکھیں۔ کہ کم سے کم سالانہ قربانی کا حصہ پانچ روپیہ پاکستانی سکہ میں ہے۔ زیادہ سے زیادہ جس قدر اپنی توفیق کے مطابق قربانی کی جائے۔ اس کا اجر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے پائیں گے۔ بیرونی ممالک کے احباب اپنے ملک کے حساب کے مطابق وعدہ کریں۔ تو پاکستانی سکہ کا خیال رکھ کر پانچ پانچ روپیہ سے اوپر اپنی توفیق کے مطابق کرنا چاہیئے۔

جماعت ماریشس سے سال ۱۹ وے و سال ۹ کا بھی ایک حصہ وصول ہو چکا ہے۔ جو اس سال ۱۸ وے کی فہرست کے بعد الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ فہرست یہ ہے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں“

جزاھم اللہ خیراً (منقول از اخبار الفضل ۹ر اکتوبر ۱۹۴۹ء)

نوٹ:۔ ایف اے ایس ایس سی۔ نان میڈیکل میڈیکل نیز تھرڈ ایئر بی اے۔ بی ایس سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ تھرڈ ایئر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں۔ جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ تفاصیل کے لئے کالج پراسپکٹس طلب فرمائیے (پرنسپل)

ضروری اعلان برائے خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

تمام قائدین خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز (قائد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ) کو ضلع کا قائد منتخب کیا گیا تھا جس کی منظوری مرکز نے دے دی ہے۔ تمام قائدین خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ نوٹ فرمالیں۔

(امیر جماعت احمدیہ شہر و ضلع سیالکوٹ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ بجٹ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ آمد و خرچ کا تخمینہ اجتماع کے موقعہ پر نمائندگان مجالس کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ اس سال یہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر ۵۳ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے بجٹ کی تیاری کچھ وقت چاہتی ہے۔ جملہ مجالس کی خدمت میں بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ مجالس فوری توجہ کریں اور بجٹ فارم مکمل طور پر پُر کر کے زیادہ سے زیادہ ۳۱ر اگست ۵۳ء تک دفتر میں بھجوا دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح انتخاب

اخبار المصلح کراچی مورخہ ۸/۵۲ کے پرچہ میں چنگا بنگیال ضلع گجرات غلطی سے چھپ گیا اصل میں چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی میں واقع ہے۔ احباب ... (شعبہ نظارت علیا)

۸ ہ جائداد دوں ہے۔
۸ لستان و سندھ کے

فہرست جماعت ماریشس تحریک جدید سال ۱۸ وے

احمد ید اللہ صاحب بھنو -/-/۱۰۵
بارڈ محمد عظیم صاحب ... منیہ سچگان وابل -/۱۳۵
عبد الرحمن احسن علی صاحب فنکس -/-/۷۷
محمد حنیف صاحب تیجو ۴۰/-
بشیر الدین عبید اللہ صاحب -/۰/۶۰
امین بدھن صاحب -/۵۰ و ۳۰
عبد الرحمن صاحب عقیلو -/ -/۳۰
محمد تیجو صاحب ۲۰/-
عبد اللطیف صاحب ۵/-
باز حسین زیاد علی صاحب ۲۵/-
عبد الحمید زیاد علی صاحب -/۱۵۰
مہدی حسین زیاد علی صاحب -/۵۰/۱۰
عبد الستار صاحب سوکیہ ۱۰/-
سبحان فریدن صاحب -/-/۱۲۲

جماعت پورٹ لوئیس

عبد الرحیم ید علی صاحب ۱۰/-
شمس الحق ید علی صاحب ۵/-
اہلیہ صاحبہ عبد الرحیم ید علی صاحب -/۵
عبد الرؤف ید علی صاحب ۵/-
اصغر احمد ید علی صاحب ۵/-
عمر رجب علی صاحب ۱۰/-

غلام حسین صاحب بھنو -/-/۶
حیات علی صاحب -/۵۰ و ۵
ابو صالح جمن صاحب -/-/۵
ابو بکر خان یعقوب صاحب -/-/۸
احمد بلاکی صاحب -/-/۸
محمود دستان صاحب -/-/۵
دادو - حسن، داحد - طالب، مبارک رمضان ۵، ۵، ۵ -/۲۵
اہلیہ صاحبہ محمود رمضان -/۵ قاسم نور علی صاحب -/۵
حاشم نور علی صاحب -/۵ محمود تیجو صاحب -/۵
اسمٰعیل لطیف صاحب -/۵ یٰسین خان صاحب جمعہ -/۵
احمد مختار شیخ جمن -/۵ احمدیہ صاحبہ شیخ جمن -/-/۵
مسعود بلاس صاحب -/۵ اہلیہ صاحبہ مسعود بلاس -/۵
اہلیہ صاحبہ یٰسین خان مخدوم -/-/۵
اہلیہ صاحبہ ابو بکر بلاس -/۵ جمیلہ نعیمہ اہلیہ اسمٰعیل لطف -/۵
اہلیہ اکبر علی صاحب تیجو -/۵ عبد الوہاب علی محمد صاحب -/۵
بشیر احمد صاحب تیجو -/۵ عیسیٰ جیلانی صاحب -/۵
غلام جیلانی صاحب -/-/۵

جماعت روزہل

محمد سوکیہ صاحب -/۵ عبد الرحیم صاحب سوکیہ -/۱۸
سلیمان حسینی -/۲۰ جمیلہ جمال احمد صاحب مرحوم -/۵۰
اہلیہ حافظ جمال احمد صاحب مرحوم -/-/۳۰

اہلیہ صاحبہ عبد الرحمن صاحب صاحب عقیلو مرحوم -/۱۰
نصیرہ اہلیہ حافظ بشیر الدین احمد صاحب مبلغ -/۱۵
رسیعہ عقیلو صاحب -/۵ احمد ڈوسن صاحب -/۱۵
احمد جواہر صاحب -/۱۰ اہلیہ احمد جواہر صاحب -/۵
مجید بخت صاحب -/۱۰ یعقوب الیار صاحب -/۱۰
دادو یعقوب صاحب -/۹ سلیم عظیم -/۵
اسمٰعیل عتلا صاحب -/۸ عزیز محمد حسین صاحب -/-/۵
عبد الکریم بخش صاحب -/-/۲۵ و ۵
فیر حسین بخش صاحب -/۵ عبد الرؤف سوکیہ -/۵
سلیمان الیار صاحب -/۵ رجب عظیم صاحب و اہلیہ -/-/۱۰
یوسف صالح اچھا صاحب -/۵ رفیق جواہر صاحب -/۵
عارف اچھا صاحب -/۵ روشن علی بخش صاحب -/۵
ادریس جہانگیر صاحب -/-/۵
اہلیہ احمد ڈوسن -/۵ حسن علی بخش -/-/۵
سلیمان رستم صاحب -/۵ اہلیہ عبد الرحمن مرحوم ۵۰ و ۱۰
قاسم رحمن -/۵ محمد حنیف صاحب بھنو -/-/۵۵

جماعت فینکس

عباس کالو صاحب -/۲۵ ابو طالب کالو صاحب -/۵
بشیر حٹامن صاحب -/۵ لطیف گلزاری صاحب -/-/۵
احمد حسن علی صاحب -/۵ امام الدین حسن علی صاحب -/۶
عبد اللطیف صاحب -/۵ آدم اکبر علی صاحب ۶/

جماعت سنٹ پیر

آدم ڈوسن صاحب -/۱۵ عارف علی زیاد علی صاحب -/۲۵

جماعت تریولے

عباس رحیمین صاحب -/-/۵
عثمان قادر صاحب -/-/۵
حسن سدھن صاحب -/-/۱۰
عبد اللہ سدھن صاحب -/-/۵
محمد دبیر بخش صاحب -/۰/۵
عبد الکریم صاحب ڈیری پول -/-/۵
عبد الرحمن صاحب -/-/۵

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سادہ غذا اور یورپین حکماء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ماتحت سادہ غذا استعمال کرنے کا مطالبہ بھی احباب سے کیا ہوا ہے۔ روحانی۔ سیاسی۔ اقتصادی و مجلسی نقطۂ نظر سے سادہ زندگی اور سادہ غذا کے فوائد اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن اس جگہ مختصراً طبی نقطۂ نظر سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

ایک انگریز مفکر لکھتا ہے "کہ اکثر لوگ نافہمی میں اپنے دانتوں سے اپنی قبریں کھودتے ہیں" کیونکہ وہ زیستن برائے خوردن نہ کہ خوردن برائے زیستن پر پوری طرح عامل ہیں۔ حالانکہ یہی ان کی قبل از وقت ہلاکت کا سبب ہوتا ہے۔ اور یہ بالکل درست ہے کہ زیادہ اموات خوراک کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ بسیار خوری سے واقع ہوتی ہیں۔

علم غذا میں نت نئے تجربات ہوتے ہیں۔ نئے نئے نظریات قائم کئے جاتے ہیں۔ روز نئی تھیوریاں پیش کی جاتی ہیں۔ مگر سادہ غذا کی برتری اور افضلیت اور مفید ترین ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ انسانی جسم ہر لمحہ اور ہر حرکت پر خرچ ہوتا ہے۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذا میں نشاستہ، پروٹین، کاربوہائیڈریٹ۔ چربی۔ نمکیات۔ کیلسیم وغیرہ مختلف اجزا ہوتے ہیں۔ کسی میں ایک چیز کی کمی ہے تو کسی میں دوسری کی زیادتی۔ جسم کی خرچ شدہ کمی کو پورا کرنے کے لئے پروٹین درکار ہے۔ ہڈیوں کی نشوونما کے لئے ایسی غذا کی ضرورت ہے جس میں زیادہ کیلسیم ہو۔ جسم کے نظام کی درستگی کے لئے نمکیات اشد ضروری ہیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر وٹیمن کا صحت اور جسم کے نظام کی درستگی میں کافی دخل ہے۔ جس کی غذا میں عدم موجودگی انسان کو ہزار طرح کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اسی کی کمی کی وجہ سے دانت بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ اور جسم کی ٹھیک پرورش نہیں ہوتی۔

ان مختلف غذاؤں کو ہضم کرنے کے لئے معدہ میں مختلف طاقتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جدید ترین تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر غذا کو ہضم کرنے کا عمل بھی معدہ میں مختلف ہوتا ہے۔ بعض کے ہضم کا عمل معدہ میں تیزابی ہوتا ہے۔ بعض کا الکیلائن وغیرہ۔ اب اگر ہم یک وقت دو ایسی چیزیں استعمال کریں جن کے ہاضمہ کے عمل مختلف ہوں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ معدہ میں گڑبڑ ہوگی۔ اور یہی تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ اس لئے مچھلی کے بعد دودھ اور ایسی بیسیوں چیزوں کا الحاق حکماء نے شدت سے منع کیا ہے۔

امریکہ کا مشہور ڈاکٹر کیلاگ موجودہ زمانہ میں فاقہ کے ذریعہ علاج کا مشہور معالج ہے۔ اس کا خیال ہے کہ نوے فی صدی بیماریوں کی جڑ غذا میں بد اعتدالی اور نامناسب غذاؤں کا الحاق ہے۔ جو معدہ میں محض ذائقہ کی خاطر ٹھونسی جاتی ہیں اور بجائے خون صالح پیدا کرنے کے گندے خون کی مولد بنتی ہیں۔ جو جسم میں پھیل کر کسی نہ کسی وقت بیماری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی کو Auto intoxication کہتا ہے ایک سادہ۔ مفرد۔ اور تازہ غذا میں ہر طرح کے اجزا شامل ہوتے ہیں۔ تازہ سبزیاں پھل دودھ دہی اور گاہے گاہے گوشت کا استعمال بہترین غذا تسلیم کی گئی ہے جو اجزا جسم کی پرورش کے لئے ضروری ہیں سب ان میں کثرت سے موجود ہیں۔ وٹیمن بھی تازہ پھلوں اور سبزیوں میں کثرت سے ہوتا ہے اس کے علاوہ ایسی غذا زود ہضم۔ قوت بخش اور جسم کو ہشاش بشاش رکھتی ہے۔ موجودہ مغربی تمدن کے مقلد صحیح طور پر سے

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

کے مصداق ہیں۔ یورپینوں کی کورانہ تقلید کرتے ہوئے نہ ان کو اپنا پورا سادہ طرز رہائش بھاتا ہے۔ اور نہ ولائتی طور اطوار اختیار کرنے کی تمیز ہوتی ہے۔ تکلف و نمائش ان کی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے۔ وہ محض فیشن کی بھینٹ چڑھ کر اپنا دین و دنیا خراب کر لیتے ہیں۔ ۲۳/۲۴ سال کے بوڑھے اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ گالیں اندر پچکی ہوئی زرد و رنگ نازک اندام جسم پر گوشت کا نام و نشان نہیں۔ حالانکہ ان کے دہقان بھائی باوجود اپنی عمر ہٹنے کے صحت و تندرستی کے مجسمے دکھائی دیتے ہیں۔ پھر پر تکلف غذا کا دانتوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور گندے دانت معدہ کو اور بھی خراب کر دیتے ہیں۔ صحت قائم رکھنے کے لئے چند سادہ اصول درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱) غذا مفرد اور بالکل سادہ طریق سے پکی ہوئی ہو۔
(۲) سبزی پھل۔ اور دودھ دہی کا بکثرت استعمال ہو۔
(۳) غذا کو خوب چبا چبا کر کھانا چاہئے۔
(۴) بغیر اشتہا کے ہرگز نہیں کھانا چاہئے
(۵) غذا صاف ستھری تازہ اور موسمی ہو۔
(۶) غذا میں باقاعدگی ہونی چاہئے۔ الہی بخش...

زرعی کمیٹیاں

"زمیندارہ کانفرنس فروری ۱۹۵۳ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ ضلع سیالکوٹ میں امارت وار اور سیالکوٹ کے علاوہ ہر جگہ ضلع وار زرعی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ اور ہر دوسرے مہینے اس کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا کرے جو امور کمیٹیوں میں طے ہوں وہ ہر جماعت کے سیکرٹری زراعت کو بھجوائے جائیں اور وہ جماعتوں کے دوستوں کو اطلاع دیں"۔

اس لئے امراء صاحبان ضلع و امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ زرعی کمیٹیوں کے ممبروں کے نام دفتر ہذا میں ۹/۵۳-۱۰ تک بھجوا دیں۔ اور آئندہ ہر اجلاس کی رپورٹ کی ایک نقل نظارت ہذا میں بھیجا کریں۔

ضلع وار کمیٹیاں بناتے وقت خیال رکھا جاوے۔ کہ اس میں ہر نوع کے زمیندار مزارعان اور زراعت سے تعلق رکھنے والے دوسرے پیشہ ور۔ مثلاً۔ لوہار ترکھان وغیرہ ہونے چاہئیں

نائب ناظر امور عامہ ربوہ

انسداد بیکاری

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں کے بیکار دوستوں کے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت ہذا کو ۹/۵۳-۱۲ تک مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

(۱) نام معہ ولدیت معہ پورا پتہ (۲) قومیت و خاندانی پیشہ (۳) تاریخ پیدائش۔
(۴) تعلیمی قابلیت (۵) علمی تجربہ اگر کوئی ہو۔ (۶) قد و وزن چھاتی (۷) دینی کوائف
(الف) تاریخ بیعت (ب) اخلاقی حالت (ج) خدمات سلسلہ (د) تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ جماعت یا ضلع۔

نائب ناظر امور عامہ ربوہ

تقرر عہدہ داران انصار کے متعلق اطلاع

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کا جو تقرر عمل میں لایا گیا ہے احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار جماعت احمدیہ سرگودھا
زعیم مولوی محمد یار صاحب عارف
مہتمم عمومی ڈاکٹر ایس اے صوفی
" مال بابو غلام عبدل صاحب پوسٹ ماسٹر
" تعلیم و تربیت۔ بھائی محمود احمد صاحب ڈاکٹر
" تبلیغ میاں محمد اسمٰعیل صاحب

(۲) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کیمل پور
زعیم و مہتمم تعلیم و تربیت۔ پیر فیض احمد صاحب
مہتمم مال سید احتیاج علی صاحب
" عمومی ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب

مہتمم تبلیغ شیخ محمد صدیق صاحب

(۳) مجلس انصار اللہ جماعت نوکوٹ سندھ
زعیم منشی اللہ دتہ صاحب

(۴) مجلس انصار اللہ جماعت شیخوپورہ
زعیم حکیم مرغوب اللہ صاحب
سکرٹری قریشی بشیر احمد صاحب

(۵) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔
زعیم شیخ محمد رفیق صاحب خوجہ

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے صناعوں یعنی پیشہ ور احباب مثلاً بڑھی لوہار فٹر۔ مکینک وغیرہ کسی بھی صنعت کا کام کرنے والے ہوں۔ کی فہرستیں نظارت ہذا میں ۹/۵۳-۱۰ تک بھجوا کر مشکور فرما دیں۔ سکرٹریان امور عامہ اس شعبہ کے ذمہ دار ہوں گے۔

نام ولدیت۔ سکونت۔ عمر پیشہ۔ اب کہاں کام کر رہا ہے۔ (نائب ناظر امور عامہ ربوہ)

صابن سازی

صابن سازی کا کام شروع کرنے کے لئے ایک کاریگر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست اپنے تجربہ کی تفصیل و مطالبہ تنخواہ وغیرہ سے ۹/۵۳-۸ تک نظارت کو آگاہ فرمائیں۔ (نائب ناظر امور عامہ ربوہ)

ایران کا قومی خزانہ خالی ہو چکا ہے

ہمیں فوری امداد کی ضرورت ہے۔ شاہ کا بیان!

تہران ۲۳ راگست:۔ شاہ ایران نے آج یہاں اعلان کیا کہ "قوم کا خزانہ بالکل خالی ہو چکا ہے۔ ہمیں فوری مدد کی ضرورت ہے۔ ہم امداد کے لئے کسی خاص ملک سے درخواست نہیں کر رہے ہیں۔ ہم بھکاری نہیں ہیں۔ لیکن اس وقت اگر ایران کو بچانا مقصود ہے۔ تو مالی امداد کہیں نہ کہیں سے ضرور آنی چاہیئے۔" شاہ نے یہ بیان آج اپنے سعد آباد محل کے لان میں رپورٹروں کو ایک چائے کی دعوت کے موقع پر دیا۔ جب اخباری نمائندوں نے پوچھا۔ کہ کیا شاہ روس کی امداد قبول کرینگے تو آپ نے کہا۔ کہ ہم ہر اُس ملک کی امداد قبول کرنے کو تیار ہیں جو ہمیں مالی امداد دے سکتا ہے۔ شاہ نے الزام لگایا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کی حکومت نے ایران میں خطرناک حالات پیدا کئے۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ مصدق گورنمنٹ کے "سیاہ کارناموں" کو جلد شائع کیا جائے گا۔ شاہ نے کہا۔ کہ وہ کل سے اپنی زمینیں کاشتکاروں میں تقسیم کرنا شروع کر دیں گے۔ جب شاہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اتنے افسردہ کیوں ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ "اگر جلد مالی امداد نہ ملی۔ تو ہمیں خوفناک حالات کا سامنا کرنا ہو گا۔" شاہ نے کہا "جب سے میں ایران چھوڑ کر ایک ہفتہ پہلے گیا تھا۔ اس کے بعد کل رات پہلی مرتبہ میں اطمینان کی نیند سو سکا ہوں۔"

تیل کے سوال پر ایران برطانیہ کے سامنے ہرگز نہیں جھکے گا

تہران ۲۳ راگست۔ تہران کے فوجی گورنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جن فوجی افسروں نے ڈاکٹر مصدق کی خلاف قانون آئین حرکتوں میں ان کا ساتھ دیا تھا۔ ان کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمے چلائے جائیں گے۔ جن کے خلاف مقدمات قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سابق چیف آف جنرل اسٹاف جنرل ریاحی اور مصدق کے باڈی گارڈ دستے کے کمانڈر کرنل ممتاز شامل ہیں۔ ڈاکٹر مصدق کے خلاف بھی مقدمہ چلایا جائے گا۔

شاہ ایران نے دوسرے سیاسی قیدیوں کے لئے جنرل زاہدی وزیر اعظم کی درخواست پر عام معافی کا اعلان کیا ہے۔ زاہدی نے اعلان کیا ہے کہ تیل کے سوال پر ایران کی حکومت برطانیہ کے سامنے نہیں جھکے گی۔ آج جنرل زاہدی نے شاہ کے سامنے اپنی کابینہ کے ارکان کو پیش کر دیا۔ وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کی ۷۵ حلقوں میں فوری انتخابات کا حکم دے دیا ہے۔ یہاں اب تک انتخابات نہیں ہوئے تھے۔

درہ بانہال پر حکومت ہند ۴۱ لاکھ روپیہ خرچ کر چکی ہے

نئی دہلی ۲۳ راگست۔ بھارت کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے کل پارلیمنٹ میں انکشاف کیا کہ حکومت ہند مقبوضہ کشمیر میں درہ بانہال پر ۱۹۴۹ء سے اب تک ۴۱ لاکھ ۴۳ ہزار روپیہ خرچ کر چکی ہے۔

الہ آباد میں ۲۲ انچ بارش

الہ آباد ۲۳ راگست: سالہا سال الہ آباد شہر میں تاریخ کی ہولناک ترین بارش ہوئی ہے۔ جس نے دس ہزار افراد کو بالکل بے گھر کر دیا ہے۔ تین دن کے اندر یہاں سترہ انچ بارش ہوئی۔ شہر کے بے گھر لوگ اسکولوں اور کالجوں کی عمارتوں میں پناہ گزین ہیں۔ قرب و جوار کے دیہات سے بھی سینکڑوں بے گھر لوگ سکولوں اور کالجوں میں آ گئے ہیں۔ آدھے شہر زیر آب ہیں پانچ سو گھروں کے افراد کو کشتیوں کے ذریعے خطرہ کے علاقہ سے نکالا جا رہا ہے۔ نارا الہ آباد روڈ ٹوٹنے کی وجہ سے آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ اور دریائے گنگا جمنا کی سطح برابر بلند ہو رہی ہے۔

پاکستان و بھارت میں کانفرنسوں کا سلسلہ

نئی دہلی ۲۳ راگست: پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کے درمیان جلد ہی کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ کانفرنسیں کلکتہ اور دہلی میں ہوں گی۔ مالیاتی امور پر دہلی کی ایک کانفرنس میں غور ہو گا۔ جس میں پاکستان کی نمائندگی وزیر مالیات چوہدری محمد علی اور بھارتی وزیر مالیات مسٹر دیش مکھ بھارت کی نمائندگی کریں گے یہ کانفرنس ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہو گی۔ چوہدری محمد علی کولمبو پلان کی کانفرنس میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے دہلی سے گذریں گے۔ اور وہ بھارتی وزیر مالیات سے مالی امور پر بات چیت کریں گے اسی طرح اگلے ماہ دہلی میں ہی متروکہ جائدادوں کے سوال پر بات چیت ہو گی۔ اور پاکستان و ہند کے نمائندے اس میں شرکت کریں گے۔ ایک کانفرنس کلکتہ میں ہو گی۔ جس میں آسام مغربی بنگال اور مشرقی بنگال کے نمائندے شرکت کریں گے اور محدود علاقوں کے تبادلے پر بات چیت کریں گے۔

روس کا ہوائی بیڑہ

فوراً ایٹمی حملے شروع کر سکتا ہے

واشنگٹن ۲۳ راگست: امریکی ہوائی فوج کے سیکرٹری مسٹر ہیرلڈ ٹالبوٹ نے آج بتایا ہے کہ روس کے پاس اتنی زبردست ہوائی فوج ہے کہ وہ فوری طور پر یورپ اور امریکہ کے کسی بھی مقام پر ایٹمی ہوائی حملے شروع کر سکتا ہے۔

پاک کابینہ عنقریب کشمیر کے متعلق مزید اہم فیصلے کرے گی!

اقوام متحدہ کو صورت حال سے پوری طرح باخبر رکھا جائیگا

کراچی ۲۳ راگست: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آج دن میں پاکستان کابینہ کے دو اجلاس ہوئے جن میں کشمیر کے متعلق بھارت و پاکستان کے وزراء اعظم کے سمجھوتہ پر پھر غور کیا گیا۔ کشمیر کے نئے ناظم رائے شماری کے تقرر سے پہلے جو کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق چند اہم فیصلے عنقریب کئے جائیں گے۔ ان فیصلوں سے بھارتی حکومت کو مطلع کر دیا جائے گا۔ یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ وزرائے اعظم کے درمیان جو بھی فیصلے ہوئے ہیں۔ ان سے اقوام متحدہ کو بھی مطلع کیا جائے گا۔ وزراء اعظم کے سمجھوتہ کے بعد بھی مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کے ایجنڈے سے واپس نہیں لیا جائے گا۔ اور استصواب رائے کرانے کے لئے جو کارروائی عمل میں آئے گی۔ اس سے اقوام متحدہ کو مطلع کیا جائے گا۔ پاکستان کابینہ کا اجلاس کل پھر ہو گا۔ مسٹر محمد علی کی دہلی سے واپسی کے بعد کابینہ کے ۴ اجلاس ہو چکے ہیں۔

پاکستان کیلئے آسٹریلیا ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ کا سامان دے گا

کراچی ۲۳ راگست: آسٹریلیا پاکستان کے ٹیکنیکل اسکولوں اور کالجوں کے لئے ۲ سال دوران میں اور آئندہ سالوں کے دوران ایک لاکھ تیس ہزار آسٹریلین پونڈ کی لاگت کے آلات دے گا۔ یہ آلات زیادہ تر سائنسی اور زرعی تعلیم سے متعلق ہونگے حکومت پاکستان کو ملک کے مشرقی اور مغربی حصوں میں ۸ نئے فنی اسکول کے لئے حکومت برطانیہ نے بھی آلات مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔

اُردو غیر ملکی زبان ہے (ہندو مہاسبھا)

نئی دہلی ۲۳ راگست:۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ نے آج اُردو کو ایک غیر ملکی زبان قرار دیدیا اور بھارتی حکومتوں سے مطالبہ کیا۔ کہ اُردو کے تحفظ کی تمام سرگرمیوں کو روکا جائے۔ مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں کہا ہے۔ کہ انجمن ترقی اردو بھارت کے لسانی نظام میں اُردو کو جائز درجہ دلوانے کی کوششیں کر کے انتشار پیدا کر رہی ہے۔ اور غیر قومی سرگرمیوں کی مرتکب ہو رہی ہے۔ مجلس عاملہ نے اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اُردو کو علاقائی زبان تسلیم کرنے کے مطالبہ کی حمایت کی ہے۔

چوہدری محمد علی واشنگٹن جائیں گے

کراچی ۲۳ راگست: پاکستان کے وزیر مالیات چوہدری محمد علی ۲۷ راگست کو واشنگٹن روانہ ہونے والے ہیں۔ جہاں وہ بین الاقوامی مالی فنڈ اور عالمی بینک کے مشترکہ اجلاس کی صدارت کریں گے یہ اجلاس ۹ ستمبر سے شروع ہو گا۔ اور ۱۲ ستمبر تک جاری رہیگا وزیر مالیات کے ہمراہ ان کے محکمے کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر انور علی بھی واشنگٹن جائیں گے۔ چوہدری محمد علی عالمی بینک کے ذمہ داروں سے پاکستان کے لئے قرضہ حاصل کرنے کے سلسلے میں بھی بات چیت کریں گے۔

ڈاکٹر مصدق کیخلاف بغاوت کا مقدمہ چلے گا!

تہران ۲۳ راگست۔ جنرل فضل اللہ زاہدی وزیر اعظم ایران نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق پر عنقریب مقدمہ چلایا جائے گا۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت میں ڈاکٹر مصدق پر ان الزامات کی بناء پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ کہ انہوں نے ملک کی آئینی حکومت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا ہے جنرل زاہدی نے یہ اعلان افسرز کلب کی ایک تقریب میں کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ جب بادشاہ نے انہیں وزارت عظمیٰ سے برطرف کر دیا۔ تو بھی اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے ڈاکٹر مصدق نے اس طرح کوشش کی۔ کہ اپنے حکم سے سینکڑوں افراد کو گولی سے ہلاک کرا دیا۔ جنرل زاہدی نے کہا۔ کہ ڈاکٹر مصدق کے وزیر خارجہ حسین فاطمی کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گئے۔ وہ نہیں در اصل روپوش ہیں۔ وہ بھاگ کر کہیں نکل گئے ہیں۔

نیویارک ۲۳ راگست۔ جنوبی کوریا کے سفیر مقیم اقوام متحدہ کرنل بین لب نے اعلان کیا ہے کہ کوریا کی پولیٹیکل کانفرنس میں جنوبی کوریا بھارت کو حصہ لینے کی اجازت نہ دے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں بھارت کو کوئی ووٹ بھی نہ دیں گے۔

نظام حیدرآباد کو ۵۰ لاکھ روپیہ ادا کیا جا رہا ہے

نئی دہلی ۲۳ راگست۔ آج ڈاکٹر گروانی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر کاٹجو نے بتلایا کہ حیدرآباد سٹیٹ نظام کو عثمانیہ سکہ میں پچاس لاکھ کی رقم ادا کرتی ہے۔ اس رقم کا بیشتر حصہ نظام کی ذاتی ملکیت یعنی صرف خاص کے معاوضہ کے طور پر یہ رقم نظام کو زندگی بھر ملتی رہے گی۔

نصاب تعلیم میں ایسی تبدیلی کی ضرورت ہے جس سے نئی پود میں عالمی اخوت رواداری کا جذبہ پیدا ہو سکے

صوبہ سرحد کی تعلیمی کانفرنس میں خواجہ شہاب الدین کی تقریر

ایبٹ آباد۔ ۲۴ اگست۔ خواجہ شہاب الدین گورنر صوبہ سرحد نے تعلیمی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ بدلے ہوئے حالات کے ماتحت نصاب تعلیم میں ایسے رنگ کی تبدیلی ہونی چاہیئے جس سے نئی پود میں عالمی اخوت رواداری اور معاشرتی انصاف کا جذبہ پیدا ہو۔ یہ کانفرنس حکومت سرحد کے زیر اہتمام شروع ہوئی ہے۔ اور تین روز تک جاری رہے گی۔ اس میں ملک کے ممتاز ماہرین تعلیم حصہ لے رہے ہیں۔ نصاب تعلیم کی نئے سرے سے تشکیل اس کانفرنس کا مقصد قرار دیا گیا ہے۔ خواجہ شہاب الدین نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ اسلامی بنیادوں پر مذہبی تعلیم کو نصاب تعلیم میں لازمی طور پر شامل کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ تعلیم وسیع بنیادوں پر اور ایسے طور پر دی جانی چاہیئے۔ جو ملک کے تمام طبقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ آپ نے سائنس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس زمانہ میں قومی ترقی کے لئے سائنس نہایت ضروری چیز ہے۔ لہٰذا اس کی تعلیم کا بھی مناسب انتظام ہونا ضروری ہے۔

اس کانفرنس کی صدارت صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے کرنا تھی۔ مگر وہ علالت طبع کی وجہ سے نہیں آسکے۔

ریاست خیرپور میں اس سال انتخابات مکمل ہو جائیں گے

خیرپور ۲۴ اگست۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال کے اندر اندر ریاست میں انتخابات مکمل ہو جائیں گے۔ جو بالکل غیر جانبدارانہ ہوں گے [illegible] کے بعد ریاست میں ایک جمہوری حکومت قائم ہو جائے گی۔

امور داخلہ و خارجہ کے محکمے کرنل زاہدی کے پاس رہیں گے

تہران ۲۴ اگست۔ ریڈیو تہران نے بیان کیا ہے کہ ایران کے نئے وزیر اعظم کرنل زاہدی نے نئی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے۔ امور داخلہ و خارجہ کے محکمے بدستور کرنل زاہدی نے اپنے پاس رکھے ہیں۔ آٹھ وزراء کے علاوہ تین نائب وزراء بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

ایران میں کمیونسٹ ڈکٹیٹرشپ کی سازش مصدق کے خلاف بغاوت کی وجہ سے ناکام ہو گئی

لنڈن ۲۳ اگست۔ یہاں پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر مصدق کے خلاف ایرانی عوام بغاوت نہ کرتے۔ تو ایک دو روز میں کمیونسٹ مصدق گورنمنٹ کا تختہ الٹ کر خود ایران پر قابض ہو جاتے اور اس طرح ایران میں کمیونسٹ ڈکٹیٹرشپ قائم ہو جاتی۔ عام خیال ہے۔ کہ اس سلسلے میں بات چیت کے لئے روسی نمائندے پہلے ہی ایران پہنچ چکے تھے۔

شیخ عبداللہ کے خلاف مقدمہ نہیں چلے گا

بمبئی ۲۴ اگست۔ نام نہاد کشمیر اسمبلی کے صدر مسٹر غلام صادق سے جب یہاں سوال کیا گیا۔ کہ شیخ عبداللہ کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ کیا ان کے سلسلہ میں سابق وزیر اعظم کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ "ہمارے خیال میں شیخ عبداللہ کے خلاف ایسا کوئی الزام نہیں ہے۔ جس کی بنا پر انہیں سزا دی جائے۔ لہٰذا بحالات موجودہ ان پر مقدمہ چلانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا۔ "عبداللہ اپنے بلند نظریات کے باعث ایک عرصے لوگوں کے ہیرو تھے۔ مگر جب انہوں نے اپنی پالیسی بدل ڈالی اور سابقہ نظریہ ترک کر دیا۔ تو انہیں موجودہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم نے ریاست کے مفاد کے لئے عبداللہ کو وزارت سے ہٹایا ہے۔"

ہندو مہاسبھا کی طرف سے کشمیر میں استصواب رائے کے خلاف تحریک شروع کرنے کا اعلان

نئی دہلی ۲۳ اگست۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کشمیر میں استصواب رائے کے خلاف تحریک شروع کرے گی۔ بھارت اور پاکستان کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے نتیجہ میں اس مجوزہ استصواب رائے کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ مسٹر این۔ سی چیٹرجی صدر ہندو مہاسبھا نے نئی دہلی میں سبھا کی ورکنگ کمیٹی کے ایک اجلاس کے بعد بتایا۔ کہ ہم وزراء اعظم کی میٹنگ کے بعد کے اعلامیہ کے مضمون سے متفق نہیں ہیں۔ تمام ریاست میں ہم استصواب رائے کے مخالف ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ وادی کشمیر خطرہ میں پڑ جائیگی۔ بلکہ جموں اور لداخ کا معاملہ بھی مشکوک ہو جائیگا۔ چاہے رائے شماری کا انجام کچھ بھی ہو جس علاقہ۔ کا بھارت سے الحاق ناگزیر ہے۔ وہ علاقہ بھارت کے ساتھ ہی شامل ہو کر رہے گا۔ ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ نے آج ایک قرارداد میں کشمیر کے استصواب رائے کے فیصلہ کو پاکستان کے لئے بھارت کی "المناک رعایت" قرار دیا ہے اور کہا ہے۔ کہ اس کی وجہ سامراجی طاقتوں کی وہ ریشہ دوانیاں ہیں۔ جن کا بھارت شکار ہو گیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ ریاست کشمیر بھارت میں شامل ہو چکی ہے۔ اور اب بھارت کا حصہ ہے۔ شمولیت کا یہ فیصلہ بالکل اٹل ہے۔ ایک اور قرارداد میں بھارت کو "ہندو راشٹر" بنانے کا عہد کیا گیا۔ جہاں ہندو کلچر اور تہذیب کو فروغ دیا جائیگا۔ اور اس تہذیب کو قبول نہ کرنے والی تمام جماعتوں کو کچل دیا جائیگا۔ کمیٹی نے ایک ذیلی کمیٹی بنائی۔ جو تمام فرقہ پرست ہندو جماعتوں کو متحد کرنے کی بات چیت کریگی۔

پٹنہ ۲۴ اگست۔ صوبہ بہار کے تین دریاؤں میں سیلاب آجانے کی وجہ سے پچاس مربع میل کا علاقہ زیر آب ہے۔

نئے سلطان مراکش فوج رسالے اور پولیس کی ڈیوٹیوں کے درمیان محل میں داخل ہوئے

رباط ۲۳ اگست۔ سلطان محمد بن عرفہ مراکش کے نئے سلطان رباط میں شاہانہ انداز سے آئے۔ اور اسٹیشن پر دیر اور خوش رنگ قالین پر حبشی باڈی گارڈز کی قطاروں میں سے گزرتے ہوئے باہر آئے۔ اور اموی خلفاء کے زمانے کے قدیم محل میں بڑی دھوم دھام سے داخل ہوئے۔ لیکن ان کی زیارت کرنے والے ہجوم میں فرانسیسیوں کی اکثریت تھی۔ سلطان نے سب سے پہلے بڑے وزیر سے جن کی عمر ۱۰۳ سال ہے ہاتھ ملایا پھر مراکشی پاشاؤں سے ملاقات کی راستہ میں جگہ جگہ سلطان کو دودھ اور کھجوریں پیش کی گئیں سلطان اس ہدیہ کو انگلیوں سے چھوتے ہوئے نکل گئے۔ پولیس کا پہرہ اتنا کڑا تھا کہ بہت کم آدمی سلطان کی زیارت کر سکے۔ پولیس کے بعد فوج اور رسالے کے گھیرے تھے۔ بازاروں میں فوجی سپاہی کندھے سے کندھا ملائے کھڑے تھے۔

کانپور میں پچاس مکانات تباہ ہو گئے

نئی دہلی ۲۳ اگست۔ اتر پردیش کے صنعتی مرکز کانپور سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں خوفناک بارش سے پچاس مکانات گر گئے۔ اور کم از کم ۶ افراد ہلاک ہوئے کانپور کے بازاروں، سڑکوں اور گلی محلوں میں دو دو فٹ گہرا پانی کھڑا ہے۔ اور یہ سب بہتے ہوئے ندی نالوں کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

روس مشرقی جرمنی سے تاوان جنگ وصول نہیں کرے گا

ماسکو ۲۳ اگست۔ یہاں روس اور کمیونسٹ زیر اثر مشرقی جرمنی کی حکومت کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ جس کی رو سے روس جو مشرقی جرمنی پر قابض ہے اپنے اس مقبوضہ ملک کو زبردست مالی و اقتصادی مراعات دے گا۔ معاہدہ کے تحت روس مشرقی جرمنی سے آئندہ تاوان جنگ وصول نہیں کرے گا۔ اور جرمنی کو ۴۸ کروڑ ۵۰ لاکھ روبل بطور قرض اور ۹۵ کروڑ روبل کا سامان دیگا روس مشرقی جرمنی کے جنگی مجرموں کو رہا کر دے گا سوائے ان قیدیوں کو رہا نہیں کیا جائے گا جن کے خلاف بھیانک مظالم اور انسانیت سوز حرکتوں کے الزامات ہیں۔ روس نے مغربی طاقتوں کو جو تجاویز بھیجی تھیں ان کی بنیاد پر یہ بھی طے ہو گیا ہے۔ کہ جرمنی سے دلچسپی رکھنے والے ممالک کی ایک صلح کانفرنس بلانے اور جرمنی کو پھر سے متحد کرنے کی کوشش کی جائے۔ معاہدہ میں انتخابات کی تیاریاں شروع کرنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

الہ آباد میں دو سو مکان تباہ ہو گئے

الہ آباد ۲۳ اگست۔ طوفان کی وجہ سے الہ آباد میں کم از کم دو سو مکانات گر گئے۔ سویلین کی ایمبولینس گاڑیوں میں ملبے کے نیچے دب جانے والوں کو نکال کر محفوظ مقامات پر بھیجا جا رہا ہے۔ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بھی تقریباً بند ہو چکی ہے۔ خیال ہے کہ طوفان میں بھاری جانی نقصان ہوا ہے مگر ابھی اس کی تفصیلات دستیاب نہیں ہوئیں۔

دو ہزار میل فی گھنٹہ چلنے والے راکٹ

لندن ۲۳ اگست۔ ایک اعلیٰ سرکاری عہدیدار نے بتایا ہے۔ کہ برطانیہ میں دو ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرنے والے راکٹ تیار کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ حملہ کرنے والے طیاروں کا تعاقب کیا جائے۔ اس قسم کے راکٹ اڑتے وقت ہوائی جہاز کا پیچھا کریں گے۔ اور اس کے مڑتے ہی تیزی سے اپنا رخ بھی بدل دیں گے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ بغیر پائلٹ کے ان راکٹوں کا مقابلہ کوئی طیارہ داں نہیں کر سکتا۔

ہر ماہ ایک مکان تعمیر کیا جائے گا

کراچی ۲۳ اگست۔ بنات پاکستان کراچی کی جانب سے مہاجرین کے لئے پختہ مکان بنانے کے لئے ایک اسکیم منظور کی گئی۔ جس کے ذریعہ ہر ماہ ایک مکان تعمیر کیا جائے گا۔ اور ممبر بہنوں کے نام سے قرعہ اندازی کے ذریعہ یہ مکان ایک مہاجر کو دیا جائے گا۔ بنات پاکستان کی ممبر کا نام اس پر لکھا جائیگا زمین الاٹ ہونے اور سرکاری منظوری کے بعد فوراً مکانات تعمیر کرنے کا بندوبست کیا جائے گا۔

"دوڑ و کہ روس چال قیامت کی چل گیا"

ڈینور ۲۳ اگست۔ مسٹر ہیرالڈ اسٹاسین نے صدر آئزن ہاور سے سفارش کی ہے۔ کہ امریکہ کی طرف سے دوست ممالک کو تیزی سے سامان جنگ سپلائی کیا جائے۔ کیونکہ اب ثابت ہو چکا ہے کہ روس میں ہائیڈروجن بم تیار ہو چکا ہے۔ روس میں جو اس سلسلے میں دھماکے کا تجربہ کیا گیا ہے۔ اس سے عالمی تحفظ کا توازن بدل گیا ہے۔ ہمیں اب غیر ممالک کو امداد پہنچانے کے پروگرام میں بھی تبدیلی کرنی پڑیگی۔

ایران کے متعدد سفارتی نمائندوں کی برطرفی

لندن ۲۳ اگست۔ ایران کی نئی حکومت نے بغداد اور روم میں اپنے سفارتی نمائندوں کو برطرف کر دیا ہے۔ کیونکہ جب شاہ ان مقامات پر پہنچے تھے۔ تو ان نمائندوں نے آکر ان سے ملاقات نہیں کی تھی۔ جن سفارتی نمائندوں کو برطرف کیا گیا ہے۔ ان میں سفیر متعینہ بغداد، پیرس ناظم امور متعینہ روم۔ وغیرہ شامل ہیں۔